97478 ـ عدم جماع كى شرط پر شادى كرنا

سوال

كيا دين اسلام ميں خاوند اور بيوى كے ليے جنسى تعلقات قائم كيے بغير - چاہے ايك بار ہى - اكٹھے رہنا جائز ہے، كہ وہ دونوں دوستوں كى طرح رہيں، اور اس بيوى كى اسلام ميں حالت كيا ہو گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شريعت اسلاميہ ميں جائز نہيں كہ ايك ہى گھر ميں اجنبى مرد اور عورت اكٹھے رہيں، اسى ليے خاوند اور بيوى كا جماع اور جنسى تعلقات قائم كيے بغير اكٹھے رہنے كو دوستوں كے ساتھ تشبيہ دينا صحيح نہيں.

دوم:

خاوند اور بيوى كے علم ميں ہونا چاہيے كہ نكاح كے عظيم مقاصد ميں شرمگاہ كى حفاظت، اور نفس كى عفت و عصمت اور اولاد كا وجود شامل ہے، اور جماع اور جنسى تعلقات قائم كيے بغير يہ اشياء حاصل ہى نہيں ہو سكتيں.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى ايسى عورت سے شادى كرنے كى ترغيب دلائى ہے جو زيادہ بچے پيدا كرنے والى ہو، بلكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تو اپنے بعض صحابہ كو بانجھ عورت سے نكاح كرنے سے ہى منع فرما ديا تھا.

معقل بن يسار رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

ايك شخص رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كرنے لگا:

مجھے ايك حسب و نسب والى عورت ملى ہے، ليكن وہ بچے پيدا نہيں كر سكتى كيا ميں اس سے شادى كر لوں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے روك ديا، اور وہ دوسرى بار پھر آيا تو بھى آپ نے اسے منع كر ديا، پھر وہ تيسرى بار آيا تو بھى آپ نے اسے روك ديا، اور فرمايا:

" ايسى عورت سے شادى كرو جو زيادہ بچے جنتى ہو اور زيادہ محبت كرنے والى ہو، كيونكہ ميں تمہارى كثرت سے

امتوں پر فخر کرونگا "

سنن نسائی حدیث نمبر (3227) سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1921) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس حدیث کی شرح دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (32668) کا مطالعہ کریں، اور سوال نمبر (13492) کے جواب کو بھی دیکھیں.

رہا یہ مسئلہ کہ ایك ہی گھر میں خاوند اور بیوی بغیر جماع اور جنسی تعلقات قائم کیے رہنا تو اس کا تصور تو اس صورت میں ہو سکتا ہے اور اس کو جائز اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ جب دونوں خاوند اور بیوی مریض ہوں، یا پھر بڑی عمر کے ہوں جنہیں جماع کی شہوت ہی نہ رہے.

لیکن اگر انہیں جماع کی شہوت آتی ہو تو پھر وہ ایك دوسرے کو عفت و عصمت کیسے دے سکتے ہیں ؟ اور ہر ایك اگر حلال کردہ میں شہوت پوری نہیں کرتا تو اپنی شہوت کہاں پوری کریگا ؟!

اسی طرح اس کا تصور اور جواز کا قول تو اسی صورت میں ممکن ہے کہ عورت نوجوان ہو اور اس کو شہوت بھی ہو، اور کسی ایسے مرد سے شادی پر راضی ہو جائے جو جنسی طور پر عاجز ہو یا بڑی عمر کا ہو، اور اسی طرح اس کے برعکس مرد جوان ہو اور غیر شہوت والی عورت سے شادی کر لے یا مریض سے اور وہ صبر کی استطاعت رکھتا اور اجرثواب کی نیت رکھے.

یا پھر اس کی اور بھی بیویاں ہوں جن سے وہ شہوت پوری کر لیا کرے.

سوم:

اس باب میں فقہاء کرام نے ان دونوں مسئلوں میں فرق کیا ہے:

پہلا:

عقد نکاح میں شرط رکھی جائے کہ دونوں میں جماع حلال نہیں ہو گا، تو یہ شرط باطل ہے، اور جمہور علماء کے ہاں یہ عقد نکاح ہی باطل ہوگا.

دوسرا:

عقد نکاح میں شرط رکھی جائے کہ دونوں میں جماع نہیں ہوگا، یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے: اور راجح قول یہ ہے کہ

عقد نکاح صحیح ہوگا اور شرط باطل ہوگی، اس شرط کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اس شرط کی کوئی قدر و قیمت ہو گی، چاہے یہ شرط خاوند کی جانب سے ہو یا پھر بیوی کی جانب سے، یا دونوں کی جانب سے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" فقہاء کرام نے دونوں حالتوں میں یہ شرط لگانے میں فرق کیا ہے، جماع حلال ہونے کی نفی کی شرط کی حالت میں، اور جماع نہ کرنے کی شرط لگانے کی حالت میں:

اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر عقد نکاح میں شرط رکھی جائے کہ وطئ حلت کی نفی ہو گی، یعنی وہ اس شرط پر شادی کریگا کہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے، تو اس شرط کے باطل ہونے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں، لیکن وہ اس شرط کا نکاح پر اثرانداز ہونے میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا اثرانداز ہو گی یا نہیں:

اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول:

جمہور فقہاء جس میں شافعی مالکی اور حنابلہ شامل ہیں کے ہاں عقد نکاح اور شرط دونوں ہی باطل ہیں؛ کیونکہ یہ شرط نکاح کے مقصد میں مخل ہو رہی ہے، اور اس کے مناقض ہے، کیونکہ اس شرط کے ہوتے ہوئے شادی کا کوئی معنی ہی نہیں رہ جاتا، بلکہ یہ تو صوری عقد کی طرح ہو جائیگا.

دوسرا قول:

احناف کا قول ہے کہ: شرط فاسد ہے اور عقد نکاح صحیح ہو گا؛ کیونکہ احناف کے ہاں قاعدہ ہے کہ فاسد شرط کے ساتھ نکاح فاسد نہیں ہوتا، بلکہ صرف شرط فاسد ہو گی.

لیکن اگر وہ عقد نکاح میں عدم وطئ اور عدم جماع کی شرط لگاتا ہے تو اس کے حکم میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے جس میں ان کے تین قول ہیں:

پہلا قول:

حنفیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ عقد نکاح صحیح ہوگا اور شرط فاسد ہو گی، شرط اس لیے باطل ہو گی کہ یہ عقد نکاح کے مقتضی کے خلاف ہے، اور یہ ایسے حقوق ساقط کرنے کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے جو صرف عقد نکاح

سے واجب ہو جاتے ہيں، چاہے ان كى شرط نہ بھى ركھى جائے.

اور عقد نكاح اس ليے باقى رہےگا كہ يہ شرط تو عقد نكاح ميں ايك زائد معنى ركھتى ہے اس ليے يہ شرط عقد نكاح كو باطل نہيں كريگى.

اور احناف كے ہاں يہ قاعدہ ہے كہ:

فاسد شرط كے ساتھ نكاح فاسد نہيں ہوگا، بلكہ نكاح كے علاوہ شرط ہى فاسد ہى گى.

دوسرا قول:

مالكيہ كے ہاں شرط اور عقد نكاح دونوں فاسد ہيں، كيونكہ يہ نكاح ايسے طريقہ پر ہو رہا ہے جو شرعى طور پر منع ہے.

پھر مالكيہ كے ہاں اس ميں اختلاف پايا جاتا ہے كہ اگر ايسا ہو جائے تو اس پر كيا مرتب ہوگا:

ايك قول يہ ہے كہ رخصتى سے قبل اور رخصتى كے بعد دونوں حالتوں ميں ہى نكاح فسخ ہو گا.

اور ايك قول يہ ہے كہ: رخصتى اور دخول سے قبل فسخ ہو گا، اور دخول كے بعد نكاح ثابت ہو جائيگا ليكن شرط ساقط ہو جائيگى، اور مشہور يہى ہے.

تيسرا قول:

شافعى حضرات كے ہاں يہ ہے كہ: اگر وطئ اور جماع نہ كرنے كى شرط پر نكاح كيا، يا اس شرط پر نكاح ہوا كہ صرف دن ميں ہى وطئ اور جماع كريگا، يا پھر صرف ايك بار، اگر تو يہ شرط بيوى كى جانب سے ہو تو يہ نكاح باطل ہو جائيگا؛ كيونكہ يہ چيز نكاح كے مقصد كے منافى ہے، اور اگر اس كى جانب يعنى خاوند كى جانب سے ہو تو كوئى ضرر نہيں؛ كيونكہ وطئ اور جماع اس كا حق ہے، اور اسے ترك كرنے كا حق حاصل ہے، اور اس پر ممكن بنانا يہ بيوى كا حق ہے، اس ليے بيوى كے ليے اسے ترك كرنے كا حق حاصل نہيں " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (44 / 45).

چہارم:

عورت كو چاہيے كہ وہ ايسى شادى پر راضى مت ہو، اور مرد كو بھى چاہيے كہ اگر عورت ايسى رغبت ركھتى ہے كہ ان ميں جماع نہيں ہو گا تو وہ اس شادى كى موافقت مت كرے، اور دونوں كو علم ہونا چاہيے كہ يہ چيز فطرت سليمہ

کے مخالف ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو مرد میں عورت کی طرف میلان پیدا فرمایا ہے، اور عورت میں بھی مرد کی جانب میلان رکھا ہے.

ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی شہوت حرام میں صرف کرتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو حلال میں صرف کرتے ہیں، اور اللہ کی شریعت میں شادی ایك ایسی چیز ہے جس میں اللہ نے مرد اور عورت کا ملاپ مباح کیا ہے، اور ان میں الفت و محبت اور مودت و رحمت بنائی ہے، اور ان دونوں میں سے اولاد بنائی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے، اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا، تو کیا وہ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں النحل (72).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و راحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21).

اور پھر شادی تو سب رسول اور انبیاء علیہم السلام جو کہ سب سے افضل و اعلی ہیں کی بھی سنت ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ہم آپ سے پہلے بھی بہت سارے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا الرعد (38).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اس جگہ زکریا علیہ السلام نے اپنےرب سے دعا کی اور کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شك تو دعا کا سننے والا ہے آل عمران (38).

واللہ اعلم .